آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

سفرِ معراج

شب معراج 1440ھ

03-Apirl-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ "**فتاویٰ شامی**" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَتْہُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

جس نے مجھ پر صبح وشام دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایقول اذا اصبح واذا امسی، ۱۰/۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عظیم و بابَرکت رات

اے عاشقانِ رسول! آج 1440 سنِ ہجری کے رَجَبُ الْمُرَجَّب کی 27ویں رات یعنی شبِ معراج ہے، اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ایک مرتبہ پھر ہمیں یہ فضائل و برکات والی عظیمُ الشّان اور مُقدّس رات عطا فرمائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج کی رات وہ عظیم اور جگمگاتی رات ہے جس میں معراج کی رات پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک عظیم مُعْجِزَہ عطا ہوا۔ **آج کی رات** تمام فِرشتوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں اِنتہائی تیز رفتار سُواری "

1۔۔۔معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۶/۱۸۵، حدیث:۵۹۴۲

بُراق" لے کر حاضر ہوئے، آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دُولہا بنایا، نہایت اِحترام کے ساتھ بُراق پر سُوار کیا گیا، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ راتوں رات مکّے شریف سے **بَیْتُ الْمَقْدِس** پہنچے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِستقبال کیا، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سارے نبیوں کی **اِمامت فرمائی**، **آج کی رات** رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سارے آسمانوں کی سیر فرمائی اور اُس کے عجائبات دیکھے، **آج کی رات** مہربان آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہر ہر آسمان پر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات فرمائی، **آج کی رات** نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی** پر بھی گئے، اِس مقام پر پہنچ کر جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے آگے جانے سے مَعْذِرَت کرلی، **آج کی رات** آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس مقام پر بھی پہنچے جہاں عَقْل کی بھی رسائی نہیں، **آج کی رات** رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو خصوصی اِنعامات عطا ہوئے، **آج کی رات** رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ابتداءً **50 نمازوں کا تحفہ** اللہ کریم کی بارگاہ سے عطا ہوا، جو کم ہونے کے بعد پانچ (5) نمازوں کی صورت میں ہم پر فرض کیا گیا، **آج کی رات** نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جنّت اور دوزخ کو ملاحظہ فرمایا، **آج کی رات** کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ پاک کا قُربِ خاص حاصل ہوا، **آج کی رات** نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سر کی آنکھوں سے ربِّ کریم کا دِیدار کیا۔ آیئے! سفرِ معراج کے ایمان افروز اور دلچسپ پہلوؤں کے بارے میں سنتے ہیں، چنانچہ

سفرِ معراج کا خلاصہ

"**تفسیرِ صراطُ الجنان**" جلد 5 صفحہ نمبر 414 اور 415 پر ہے: معراج کی رات حضرت (سَیِّدُنا) جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو معراج کی خوشخبری سُنائی اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مُقدّس سینہ کھول کر اُسے آبِ زَم زَم (زم زم کے پانی) سے دھویا،

www.dawateislami.net

پھر اُسے حکمت و اِیمان سے بھر دیا۔اِس کے بعد تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بُراق(نامی سُواری)پیش کی اورانتہائی اِکرام(عزّت)واِحترام کے ساتھ اُس پر سُوار کرکے مسجدِ اقصیٰ کی طرف لے گئے۔بَیْتُ الْمَقْدِس میں رسولِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام اَنبیاءومُرسَلِیْن (رسولوں)عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی۔پھر وہاں سے آسمانوں کی سیر کی طرف مُتَوَجِّہ ہوئے، حضرت(سیدنا)جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے باری باری تمام آسمانوں کے دروازے کھلوائے،پہلے آسمان پر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام،دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام،تیسرے آسمان پر حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام،چوتھے آسمان پر حضرت اِدْرِیس عَلَیْہِ السَّلَام،پانچویں آسمان پر حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام،چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام دن رات حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت وملاقات سے مُشرّف ہوئے، اُنہوں نے حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و تکریم کی اور تشریف آوری(آمد)کی مبارک بادیں دیں،حتّٰی کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف سیر فرماتے اور وہاں کے عجائبات دیکھتے ہوئے تمام مُقَرَّبِین(خاص فرشتوں)کی آخری منزل سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی تک پہنچے۔اِس جگہ سے آگے بڑھنے کی چونکہ کسی مُقَرَّب فِرِشتے کی بھی مجال نہیں ہے،اِس لئے حضرت (سیدنا)جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آگے ساتھ جانے سے مَعْذِرَت کرکے وہیں رہ گئے،پھر مقامِ قُربِ خاص میں حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ترقّیاں فرمائیں اور اُس قربِ اعلیٰ میں پہنچے کہ جس کے تَصَوُّر تک مخلوق(لوگوں)کے اَفکاروخیالات(یعنی سوچ) بھی پرواز(یعنی وہاں تک پہنچنے)سے عاجز ہیں۔وہاں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر خاص رحمت و کرم ہوا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اِنعاماتِ اِلٰہِیہ اور مخصوص نعمتوں سے سرفراز فرمائے گئے،زمین و آسمان کی بادشاہت(Kingship)اور اُن سے افضل و برتر عُلوم پائے ۔اُمّت کے لئے نمازیں فَرض ہوئیں،نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بعض

گناہگاروں کی شفاعت فرمائی، جنّت و دوزخ کی سیر کی اور پھر دنیا میں اپنی جگہ واپس تشریف لے آئے۔ (صراطُ الجنان، ۵/ ۴۱۴-۴۱۵ ملخصاً)

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقْصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعَت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سِیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آپ نے سُنا کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا سَفرِ معراج کس قدر عظمتوں اور عنایتوں سے بھرپور تھا، جس میں رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ربِّ کریم کی کئی عظیمُ الشّان نشانیاں مُلاحظہ فرمائیں۔ یہ بھی معلوم ہوا! نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سینۂ مُبارکہ کو عظیمُ الشّان پانی یعنی زم زم شریف سے غسل دے کر اُس میں حکمت کو بھرا گیا۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ کریم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاکیزہ جسم کو غُسل دینے کے لئے دیگر پانیوں کے بجائے زَم زم شریف کو ہی کیوں مُنْتَخب فرمایا گیا؟

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِس کی حکمت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت اُمِّ ہانی بنتِ اَبی طالب رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے گھر سو رہے تھے، مَلائکہ (فِرِشتے) یہاں سے جگا کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو حطیمِ کعبہ میں لائے، ابھی تک آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اُونگھ طاری تھی پھر یہاں غُسل دیا، دُنیاوی دُولہا کے جسم کو غُسل دیا جاتا ہے، حُضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایسے انوکھے دولہا ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دل کو بھی غُسل دیا گیا۔ آبِ زَم زَم (زم زم کا پانی) دوسرے پانیوں (Waters) سے افضل ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَامُ کے قدم سے جاری ہوا ہے، اِس لئے یہ پانی اُس غُسل کے لئے مُنْتَخَب ہوا۔ اِیمان و حکمت اُنڈیل (یعنی

ڈال) کر حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سینہ بھر دیا پھر اُسے سی دیا، حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَلْب شریف میں اِیمان و حکمت پہلے ہی سے موجود تھا، یہ بھی (اِیمان و حکمت کی) زیادتی فرمانے کے لئے ہوا۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۱۵۲ ملخصاً) (ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا) سِینۂ پاک پہلے ہی نورانی تھا اب نُوْرٌ عَلٰی نُوْر ہوگیا، سونا جنّتی تھا، پانی زَم زَم، جنّتی سونے کے برتن میں حرم کا پانی شریف، سُبْحٰنَ اللہ سونے پر سُہاگہ ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۱۳۶ ملخصاً)

شَقِّ صدر کی حکمتیں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "سیرتِ مصطفےٰ" کے صفحہ نمبر 79 اور 80 پر لکھا ہے: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُقَدَّس سینہ چار (4) مرتبہ کھولا گیا۔ ☆پہلی مرتبہ جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے گھر پر تشریف فرما تھے۔ اس کی حکمت یہ تھی کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان وسوسوں اور خیالات سے محفوظ رہیں جن میں بچے مُبْتَلا ہو کر کھیل کُود اور شرارتوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ ☆دوسری بار دس (10) سال کی عمر میں ہوا تاکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جوانی کی خواہشات کے خطرات سے بے خوف ہو جائیں۔ ☆تیسری بار غارِ حرا میں سینۂ مبارک کھولا گیا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک دل میں نُور اور چَین و اطمینان بھر دیا گیا تاکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وحیِ الٰہی کے عظیم بوجھ کو برداشت کر سکیں۔ ☆چوتھی مرتبہ معراج کی رات آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک سینہ کھول کر نور و حکمت کے خزانوں سے بھر دیا گیا، تاکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک دل میں اتنی کشادگی اور صلاحیت پیدا ہو جائے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دِیدارِ الٰہی کی تجلیاں اور کلامِ الٰہی کی عظمتیں برداشت کر سکیں۔ (سیرتِ مصطفےٰ، ص ۷۹-۸۰ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بُراق کی شان و شوکت

اے عاشقانِ رسول! معراج کی رات نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مختلف سُواریوں پر سفر فرمایا اور لا مکان تک جا پہنچے، جیسا کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود اِرشاد فرماتے ہیں: (معراج کی رات) میرے پاس ایک سفید رنگ کا جانور لایا گیا، جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا، جسے **بُراق** کہا جاتا ہے، وہ اپنی اِنتہائی نظر پر اپنا ایک قدم رکھتا، میں اُس پر سُوار کیا گیا۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء، حدیث: ۴۱۱، ص ۸۷)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: چونکہ اُس کی رفتار (Speed) بجلی کی طرح تیز ہے اور وہ چمک دار سفید رنگ کا ہے، اِس لئے **بُراق** کہتے ہیں، اُس پر حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ معراج میں بھی سُوار ہوئے اور قیامت میں بھی سُوار ہوں گے۔ خیال رہے کہ ہر نبی کا جنّت میں ایک بُراق ہوگا سُواری کے لئے مگر حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بُراق سب سے اعلٰی ہوگا، وہ یہی بُراق ہے۔

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: (حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:) میں خود سُوار نہ ہوا بلکہ سُوار کیا گیا، جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سُوار کیا، رِکاب جنابِ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے تھامی اور لگام میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پکڑی، اِس شان سے دُولہا کی سُواری چلی۔ خیال رہے کہ حُضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا بُراق پر سُوار ہونا اِظہارِ شان کے لئے تھا جیسے دُولہا گھوڑے پر ہوتے ہیں، بَراتی پیدل اور گھوڑا آہستہ آہستہ چلتا ہے، بُراق کی یہ رفتار بھی آہستہ تھی۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۳۷ ملخصاً)

سفرِ معراج کی مبارک سُواریاں

اِمام عَلائی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: معراج کی رات حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُواریاں پانچ(5)طرح کی تھیں:(1)(مکّے سے)بَیْتُ الْمَقْدِس تک بُراق پر،(2)بَیْتُ الْمَقْدِس سے آسمانِ دنیا تک نُور کی سیڑھیوں پر،(3)پہلے آسمان سے ساتویں آسمان تک فِرِشْتوں کے بازوؤں پر،(4)ساتویں آسمان سے سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی تک حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کے بازو پر اور(5)سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی سے مقامِ قَابَ قَوْسَین تک رَفْرَف پر۔(روح المعانی،پ۱۵،الاسراء،تحت الآیۃ:۱، ۱۵/۱۴)

سفرِ معراج کی منزلیں

علّامہ شہابُ الدّین محمود بغدادی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بَیْتُ الْمَقْدِس سے مقامِ قابَ قَوْسَین تک پہنچنے میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے دس(10)منزلیں طے فرمائیں:(1) پہلا آسمان (2)دوسرا آسمان(3)تیسرا آسمان(4)چوتھا آسمان(5)پانچواں آسمان(6)چھٹا آسمان(7)ساتواں آسمان(8)سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی(9)مقامِ مُسْتَوٰی جہاں پر مہربان آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے قلمِ قدرت کے چلنے کی آوازیں سُنیں اور(10)عرشِ اعظم۔(روح المعانی،پ۱۵،الاسراء،تحت الآیۃ:۱، ۱۵/۱۵ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنت کا مشاہدہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جہاں اللہ پاک کی دیگر کئی بڑی بڑی نشانیوں کو دیکھا، وہیں اِس مبارک سفر (Journey) کی ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ربِّ کریم کی ایک عظیمُ الشّان نشانی یعنی جنّت اور وہاں موجود نعمتوں کو بھی اپنی مبارک آنکھوں سے مُلاحظہ فرمایا۔ آیئے! سُنتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہاں کیا کیا مُلاحظہ فرمایا، چنانچہ

عالیشان جنّتی محل

حضرت سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے روایت ہے، ایک بار امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ نے بارگاہِ رِسالت میں عَرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! مجھے بھی بتائیے کہ معراج کی رات آپ نے جنّت میں کیا کیا دیکھا؟ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اے ابنِ خطّاب! اگر میں تمہارے درمیان اِتنا عَرصہ رہوں جتنا عَرصہ حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلام اپنی قوم میں رہے اور پھر میں تمہیں وہ جنّتی واقعات اور وہاں دیکھی ہوئی چیزوں کے بارے میں بتاؤں تو بھی وہ ختم نہ ہوں۔ لیکن اے عُمَر! جب تم نے مجھ سے یہ پوچھ ہی لیا ہے کہ مجھے بھی جنّت کے بارے میں بتائیے تو پھر میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جو تمہارے علاوہ میں نے کسی کو نہ بتائی۔ (سُنو!) میں نے جنّت میں ایک ایسا عالیشان محل (Palace) دیکھا جس کی چوکھٹ جنّتی زمین کے نیچے تھی اور اُس کا اُوپر والا حِصَّہ عَرش کے درمیان میں تھا۔ میں نے جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام سے پوچھا: اے جبریل! کیا تم اِس عالیشان محل کے بارے میں جانتے ہو جس کی چوکھٹ جنّتی زمین کے نیچے اور اُوپری حِصَّہ عَرش کے درمیان میں ہے؟ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے عَرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں نہیں جانتا۔ میں نے پھر پوچھا: اے جبریل! اِس محل کی روشنی تو ایسی ہے جیسے دنیا میں سُورج کی روشنی، چلو یہی بتادو کہ اِس تک کون پہنچے گا اور اِس میں کون رہائش اِختیار کرے گا؟ تو جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے عَرض کی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اِس محل میں وہ رہے گا جو صرف حق بات کہتا ہے، حق بات کی ہدایت دیتا ہے، جب اُسے کوئی حق بات کہتا ہے تو وہ غُصّہ نہیں کرتا اور اُس کا حق پر ہی اِنتقال ہوگا۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! کیا تمہیں اُس کا نام معلوم ہے؟ عَرض کی: جی ہاں! یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! وہ ایک ہی شخص تو ہے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! وہ ایک شخص کون ہے؟ عرض

کی: حضرت عُمَر بن خطّاب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)۔ یہ سُن کر امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر رِقّت طاری ہوگئی۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان کرتے ہیں: اِس واقعے کے بعد ہم نے امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے چہرے پر کبھی ہنسی نہ دیکھی حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دنیا سے تشریف لے گئے۔ (کنزالعمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابہ، الجزء: ۱۲، ۲۶۴/۶، حدیث: ۳۵۸۳۳ ملتقطاً)

سونے کا محل

حضرت سَیِّدُنا ابو بُرَیدہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: (معراج کی رات) جب میں جنّت میں داخل ہوا تو سونے سے آراستہ ایک محل کے پاس سے میرا گزر ہوا۔ میں نے پوچھا: "**لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ** یہ محل کس کا ہے؟" فِرِشتوں نے عَرض کی: "**لِرَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ** یہ ایک عَرَبی نوجوان کا ہے۔" میں نے کہا: "**اَنَا عَرَبِیٌّ** میں عَرَبی ہوں۔" فِرِشتوں نے عرض کی: "**لِرَجُلٍ مِنْ قُرَیْشٍ** یہ ایک قرشی نوجوان کا ہے۔" میں نے کہا: "**اَنَا قُرَشِیٌّ** میں قرشی ہوں"، فِرِشتوں نے عَرض کی: "**لِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ** یہ اُمّتِ محمدیہ کے ایک شخص کا ہے۔" میں نے کہا: "**اَنَا مُحَمَّدٌ** محمد تو میں ہوں۔ فِرِشتوں نے عرض کی: "**لِعُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ** یہ محل عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ہے۔" کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "**فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَهٗ فَاَنْظُرَ اِلَیْهِ، فَذَكَرْتُ غَیْرَتَكَ** تو میں نے چاہا کہ میں اُس محل میں داخل ہو جاؤں تاکہ اُسے دیکھ سکوں مگر مجھے تمہاری غیرت یاد آگئی۔" یہ سُن کر امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عرض کرنے لگے: "**بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللهِ، اَعَلَیْكَ اَغَارُ؟** یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا میں آپ پر بھی غیرت کروں گا۔" (بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب

مناقب عمر بن الخطاب ---الخ، ۲/۵۲۵، حدیث: ۳۶۷۹) (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص--- الخ، ۵/۳۸۵، حدیث: ۳۷۰۹ ملتقطاً)

حُوروں کا سلام

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: معراج کی سیر کے دوران میں جنّت کے ”بَیْدَخ“ نامی مقام میں داخل ہوا جہاں موتیوں، ہرے زَبَرجَد اور سُرخ یاقوت کے خیمے (Tents) ہیں۔ حُوروں نے کہا: ”اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ“ یعنی اے اللہ پاک کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر سلامتی ہو۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کیسی آواز ہے؟ اُنہوں نے عَرض کی: یہ خیموں میں باپردہ (حُوریں) ہیں۔ اُنہوں نے آپ پر سلام پیش کرنے کے لئے اپنے ربّ کریم سے اِجازت طلب کی، اللہ پاک نے اُن کو اِجازت دے دی تو وہ کہنے لگیں: ہم راضی رہنے والی ہیں ہم کبھی ناراض نہ ہوں گی، ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی کُوچ نہ کریں گی۔ اِس پر رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ 27 سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن کی آیت نمبر 72 تلاوت فرمائی:

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾ ج ترجمۂ کنزالایمان: حُوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔

(البعث والنشور للبیہقی، باب ماجاء فی صفۃ الحور العین، ص ۲۱۵، حدیث: ۳۴۰)

جنّتی نہریں اور پرندے

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: (معراج کی رات) میرا داخِلہ جنّت میں ہوا، میں نے دیکھا کہ اُس کے سنگریزے موتیوں کے اور اُس کی مِٹّی مُشک کی تھی، [1] پھر چار (4) نہریں دیکھیں، ایک پانی کی جو تبدیل نہیں ہوتا، دوسری دُودھ کی جس کا ذائقہ نہیں بدلتا، تیسری شَراب کی جس میں پینے والوں

(1)... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر ادریس علیہ السلام، ۲/۴۱۷، الحدیث: ۳۳۴۲، ملتقطاً

کے لئے صرف لذّت ہے(نشہ بالکل نہیں)،چوتھی نہر پاکیزہ اور صاف سُتھرے شہد(Honey) کی۔جنّت کے پرندے اُونٹوں کی طرح تھے،اُس میں اللہ کریم نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسے ایسے اِنْعامات تیّار کر رکھے ہیں،جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا اور نہ کسی انسان کے دِل میں اِس کا خیال گزرا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امامُ الانبیاء تم ہو!

اے عاشقانِ اولیا! سَفرِ معراج کا ایک پہلو(Aspect) یہ بھی ہے کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِس رات تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامت فرمائی،جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے:میں اُس(بُراق) پر سُواری کرتا ہوا بَیْتُ الْمَقْدِس تک پہنچا اور جس جگہ اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی سُواریوں کو باندھتے تھے،وہاں میں نے اُس کو باندھ دِیا پھر میں مسجدِ(اَقْصٰی) میں داخِل ہوا اور اُس میں دو رَکعت نماز ادا کی۔(2)

مشہور ولیِ کامِل حضرت علّامہ مَولانا مَخْدوم محمد ہاشِم ٹھٹھوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:اِس نماز میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِمام تھے۔(3)(کیونکہ)پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بلند شان کو ظاہر کرنے کیلئے بَیْتُ الْمَقْدِس میں تمام اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جمع کیا گیا تھا۔(4)جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یہاں تَشْریف لائے تو اُن سب حضرات نے

---

(1)...دلائل النبوۃ للبیہقی،جماع ابواب المبعث،باب الدلیل...بالافق الاعلٰی،۲/۳۹۴

2...مسلم،کتاب الایمان،باب الاسراء برسول اللّٰہ...الخ،ص۸۷،حدیث۴۱۱،ملتقطا

3...سیرۃ سید الانبیاء،ص۱۲۸ملخصًا

4...نسائی،کتاب الصلاۃ،باب فرض الصلاۃ...الخ،ص۸۱،حدیث:۴۴۸ملخصاً

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ کر خُوش آمدید کہا اور نماز کے وَقْت سب نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِمامَت کے لئے آگے کیا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامَت فرمائی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا خُوب نماز ہے کہ تمام اَنْبیا و رُسُل نمازی بنے، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اِمام اور پہلا قبلہ جائے نماز ہے، یقیناً کائنات میں ایسی نماز پہلے کبھی نہیں ہوئی، آسمان نے ایسا نظارہ کبھی نہیں دیکھا۔ بہر حال آج نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوّل اور آخِر ہونے کا راز (Secret) بھی کُھل گیا، اِس راز سے بھی پَردہ اُٹھ گیا اور معنٰی روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئے، کیونکہ آج نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جو کہ سب سے آخری رسول ہیں، پہلے کے اَنْبیا و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِمامَت فرما رہے ہیں۔

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقْصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "فیضانِ معراج" کا تعارف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے سفرِ معراج کے بارے میں مزید معلومات کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ معراج"** کا مطالعہ کرنا بے حد مفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس کتاب میں ☆معراج کے ترتیب وار مراحل کی تفصیلات، ☆مسجدِ حرام

---

1 ...معجم اوسط، من اسمه علی، ۶۵/۳، حدیث: ۳۸۷۹ ملخصاً

سے مسجدِ اقصیٰ تک کے سفر کے مشاہدات، ☆ آسمانی سفر اور جنّت و دوزخ کے مشاہدات، ☆ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات کی تفصیلات، ☆ بہت سے معلوماتی مدنی پھول اور ☆ معراج شریف کے تعلق سے چند نعتیہ کلام وغیرہ نہایت عُمدہ و آسان انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طلب کرکے خُود بھی اس کا مُطالعہ فرمائیے، دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آسمانوں کی سیر فرماکر اور اللہ پاک کی نشانیوں کو مُلاحَظہ فرماکر آسمان سے زمین پر تشریف لائے، بَیْتُ الْمَقْدِس میں داخِل ہوئے اور بُراق پر سُوار ہو کر مَکَّۂ مُکَرَّمہ کے لیے روانہ ہوئے۔ راستے میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَیْتُ الْمَقْدِس سے مکّے تک تمام منزلوں اور قُرَیْش کے قافِلوں کو بھی دیکھا۔ اِن تمام مَراحِل کے طے ہونے کے بعد رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجدِ حرام میں پہنچ کر چونکہ ابھی رات کا کافی حِصَّہ باقی تھا، آرام فرما ہوگئے۔

جب نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صُبح کو بیدار ہوئے اور رات کے واقِعات قُرَیْش کے سامنے بیان فرمانے لگے تو قُرَیْش کے سرداروں کو سخت تَعَجُّب ہوا یہاں تک کہ بعض بدنصیبوں نے رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَعَاذَ اللہ جھوٹا کہا اور بعض نے مختلف سُوالات (Questions) کیے، چونکہ قُرَیْش کے اکثر سرداروں نے بار بار بَیْتُ الْمَقْدِس کو دیکھا تھا، وہ یہ بھی جانتے تھے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی بھی بَیْتُ الْمَقْدِس نہیں گئے ہیں، اِس لیے اِمتحان کے طور پر اُن لوگوں نے نبیِّ

کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بَیْتُ الْمَقْدِس کے دَر و دِیوار اور اُس کی محرابوں وغیرہ کے بارے میں سُوالات شروع کردیئے۔اُس وَقت اللہ پاک نے فوراً ہی آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہِ نُبُوّت کے سامنے بَیْتُ الْمَقْدِس کی پُوری عمارت کا نقشہ پیش فرمادیا۔چُنانچہ وہ غیر مسلم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سُوال کرتے جاتے تھے اور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ عمارت کو دیکھ دیکھ کر اُن کے سُوالوں کے ٹھیک ٹھیک جوابات دیتے جاتے تھے۔(سیرتِ مصطفی،ص۷۳۵ملخصاً)

اللہ کی عنایت	مرحبا	معراج کی عظمت	مرحبا	اَقصیٰ کی شوکت	مرحبا
بُراق کی قسمت	مرحبا	بُراق کی سُرعت	مرحبا	نبیوں کی اِمامت	مرحبا
آقا کی رِفعت	مرحبا	آسماں کی سیاحت	مرحبا	مکینِ لامکاں کی عظمت	مرحبا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول!واقعۂ مِعراج کی تصدیق میں اِیمان کا اِمتحان ہے کہ مُختَصَر سی گھڑی میں جاگنے کی حالت میں جسم شریف کے ساتھ آسمان وعَرشِ اَعظم تک بلکہ عَرش سے بھی اُوپر لامکان تک تشریف لے جانا عَقْل سے بہت دور ہے،اِسی وَجہ سے وہ لوگ جن کے دل نُورِ اِیمان سے خالی تھے اُنہوں نے اِس عظیم واقعے کو نہ صرف جُھٹلایا بلکہ طرح طرح سے اِس کا مَذاق بھی اُڑایا لیکن جن کے دلوں میں یقینِ کامل کا چراغ روشن تھا وہ کسی بھی پریشانی اور شک کا شکار نہیں ہوئے اور بغیر کسی دلیل کے اِس مُعجِزے کو تسلیم کرلیا،جیسا کہ امیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بارے میں آتا ہے،چنانچہ

تصدیقِ مِعراج کرنے والے صحابی

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں:جب نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ

وَسَلَّمَ کو مسجدِ حرام سے **مسجدِ اَقصیٰ** کی سیر کرائی گئی تو آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دوسری صُبح لوگوں کے سامنے اِس مکمل واقعے کو بَیان فرمایا:(کچھ) غیر مسلم دوڑتے ہوئے امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اِس بات کی تصدیق(Testify) کرسکتے ہیں جو آپ کے دوست نے کہی ہے کہ اُنہوں نے راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اَقصیٰ کی سیر کی؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پوچھا: کیا نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے واقعی یہ بَیان فرمایا ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو فرمایا: لَئِنْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَقَ یعنی اگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ اِرشاد فرمایا ہے تو یقیناً سچ ہی فرمایا ہے اور میں اُن کی اِس بات کی بِلا جھجک تصدیق کرتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا: کیا آپ اِس حیران کرنے والی بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ رات میں بَیْتُ الْمَقْدِس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آگئے؟ فرمایا: جی ہاں! میں تو نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آسمانی خبروں کی بھی صُبح وشام تصدیق کرتا ہوں۔ جو یقیناً اِس بات سے بھی زِیادہ حیران کر دینے اور تَعَجُّب دلانے والی بات ہے۔ پس اِس واقعے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ "**صِدِّیق**" مشہور ہو گئے۔ (مستدرک،کتاب معرفة الصحابة، باب ذکر الاختلاف فی امر خلافة...الخ، ۴/۲۵، حدیث:۴۵۱۵)

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! آپ نے سنا کہ معراج کی تصدیق کرنے والے سب سے پہلے صحابی عاشِقِ اَکبر امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا اَبُو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں۔ یاد رہے! نبیوں اور رسولوں کے بعد انسانوں میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سب سے افضل ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے فضائل بے شُمار ہیں، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے والے مَردوں میں سب سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہی ہیں، سفر وحضر میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ہی ہجرت کی سعادت حاصِل کی اور اُس مقام پر جا پہنچے کہ اپنا مال، جان، اولاد، وطن الغرض ہر چیز آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان کردی۔ یہی وجہ ہے کہ بارگاہِ الٰہی میں آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے

بہت بلند رُتبہ پایا اور ڈھیروں ڈھیر انعاماتِ الٰہیہ کے حق دار بھی قرار پائے، چنانچہ

شانِ صِدّیقِ اکبر

مِعْرَاج کی مبارک رات جب نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنّت میں تشریف لائے تو ریشم کے پردوں سے آراستہ ایک محل مُلاحظہ فرمایا۔ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: اے جبریل! یہ کس کے لئے ہے؟ عرض کی: حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لئے۔ (الریاض النضرۃ، الباب الاول فی مناقب ابی بکر، الفصل الحادی عشر، ۱۱۰/۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مقامِ مُسْتَوٰی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی سے آگے بڑھے تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام وہیں ٹھہر گئے اور آگے جانے سے مَعْذِرَت کرنے لگے۔[1] پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے جبریلِ امین (عَلَیْہِ السَّلَام) سے پوچھا: کیا تم نے اپنے رَبّ کریم کو دیکھا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: میرے اور میرے رَبّ کریم کے درمیان نُور کے ستر (70) پردے ہیں اگر میں ان میں سے کسی کے قریب بھی جاؤں تو جل جاؤں۔[2] پھر صرف مہربان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (اکیلے سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی سے) آگے بڑھے اور بلندی کی طرف سفر فرماتے ہوئے ایک مقام پر تشریف لائے جسے مُسْتَوٰی کہا جاتا ہے، یہاں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قلموں کے چلنے کی آوازیں سُنیں۔[3] یہ وہ قلم تھے جن سے فِرِشتے روزانہ کے اَحْکامِ الٰہیہ لکھتے ہیں اور

1…المواھب اللدنیۃ، المقصد الخامس، ۳۸۱/۲

2…کنز العمال، کتاب القیامۃ، باب رؤیۃ اللّٰہ تعالٰی، قسم الاقوال، جزء۷، ۱۹۱/۱۴، حدیث: ۳۹۲۰۴

3…بخاری، کتاب الصلاۃ، باب کیف فرضت…الخ، ص۱۶۱، حدیث: ۳۴۹

لوحِ محفوظ سے ایک سال کے واقعات الگ الگ صحیفوں میں نقل کرتے ہیں اور پھر یہ صحیفے شعبان کی پندرھویں(15ویں)شب متعلقہ حُکّام فِرِشتوں کے حوالے کردیئے جاتے ہیں۔[1]

شعبانُ الْمُعَظَّم سے خاص مَحَبَّت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی نامۂ اعمال تبدیل ہونے کے حوالے سے ماہِ شعبانُ الْمُعَظَّم نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے اور آنے والا مدنی یعنی قمری مہینا"شعبانُ الْمُعَظَّم"ہے، ہمیں چاہئے کہ فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ماہِ شعبانُ الْمُعَظَّم میں نفل نمازوں اور نفل روزوں کا بھی خُوب خُوب اہتمام کیا کریں، آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس ماہِ مُبارَک کو اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: شَعْبَانُ شَهْرِيْ وَ رَمَضَانُ شَهْرُ الله یعنی شعبان میرا مہینا ہے اور رمضانُ المبارک اللہ کریم کا مہینا ہے۔(جامع صغیر،حرف الشین،ص ۳۰۱،حدیث:۴۸۸۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس ماہِ مبارک کے روزوں کے بھی بہت زیادہ فضائل ہیں، چنانچہ

رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے:"(رَمضان کے بعد)سب سے افضل شَعبان کے روزے ہیں، تعظیمِ رَمَضان کیلئے۔(شُعَبُ الایمان،۳/۳۷۷،حدیث ۳۸۱۹)

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پُورے شَعبان کے روزے رکھا کرتے تھے۔ حضرت سیدتنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے عرض کی،یارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا سب مہینوں میں آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شَعبان کے روزے رکھنا ہے؟ تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم اِس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ کی حالت سے ہوں۔(مُسندِ ابو یعلیٰ،۴/۲۷۷،حدیث:۴۸۹۰)

1...مرآۃ المناجیح،۸/۱۵۵

اللہ پاک ہمیں آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدَقے شعبان اور پھر ماہِ رمضان کے سارے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے،کاش!ہم پورے ماہِ رمضان کا یا آخری عشرے کا اعتکاف کرنے میں کامیاب ہوجائیں،کاش!اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ خوب خوب مَدَنی عطیات جمع کرنے کی توفیق مل جائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنّت کے دروازے پر لکھی تحریر

حضرت سَیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے مِعراج ہوئی، میں نے جنّت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا کہ **صَدَقے کا ثواب دس (10) گُنا اور قرض کا اٹھارہ (18) گُنا ہے۔** میں نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت کیا: کیا سبب ہے کہ قرض کا دَرَجہ صَدَقے سے بڑھ گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ سُوال کرنے والے کے پاس مال ہوتا ہے اور پھر بھی سُوال کرتا ہے جبکہ قرض لینے والا حاجَت کے سبب ہی قرض لیتا ہے۔(ابن ماجۃ،کتاب الصدقات،باب القرض،ص ۳۸۹،حدیث: ۲۴۳۱)

مَدَنی عطیات کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیث مبارکہ سے جہاں کسی مسلمان کو قرض کی ضرورت ہو تو اللہ پاک کی رِضا اور دیگر اچھی اچھی نیّتوں سے جتنی توفیق ہو قرض دے کر ڈھیروں اجروثواب حاصل کرنا چاہئے اور وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کو بھی (10) گناہ ثواب ملتاہے۔

آیئے!راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ پانے کے لیے **صدقے کے فضائل** پر مشتمل آٹھ(8)احادیثِ

مُبارَکہ سنتے ہیں۔

1 ارشاد فرمایا: صَدقہ بُرائی کے سترّ(70) دروازے بند کرتا ہے۔ (معجم کبیر، ۲۷۴/۴، حدیث: ۴۴۰۲)

2 ارشاد فرمایا: ہر شخص(بروزِ قیامت) اپنے صَدقے کے سائے میں ہوگا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمادیا جائے۔ (معجم کبیر، ۲۸۰/۱۷، حدیث: ۷۷۱)

3 ارشاد فرمایا: بے شک صَدقہ کرنے والوں کو صَدقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بلاشبہ مسلمان قیامت کے دن اپنے صَدقے کے سائے میں ہوگا۔[1]

4 ارشاد فرمایا: بے شک صَدقہ ربّ کریم کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دور کرتا ہے۔[2]

5 ارشاد فرمایا: صبح سویرے صَدقہ دو کہ بَلا صَدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔[3]

6 ارشاد فرمایا: بے شک مسلمان کا صَدقہ عمر بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے اور اللہ پاک اس کی بَرَکت سے صَدقہ دینے والے سے تَکَبُّر و بڑھائی کرنے کی بُری عادت دور کر دیتا ہے۔[4]

7 ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک کی رِضا کی خاطِر صَدقہ کرے تو وہ (صَدقہ) اس کے اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔ (5)

8 ارشاد فرمایا: نماز (ایمان کی) دلیل ہے، روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور صَدقہ خطاؤں کو یوں مِٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ (6)

---

[1] شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۲۱۲/۳، حدیث: ۳۳۴۷

[2] ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، ۱۴۶/۲، حدیث: ۶۶۴

[3] شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۲۱۴/۳، حدیث: ۳۳۵۳

[4] المعجم الکبیر، ۲۲/۱۷، حدیث: ۳۱

[5] مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۲۸۶/۳، حدیث: ۴۶۱۷

[6] ترمذی، ابواب السفر، باب ماذُکِر فی فضل الصلاۃ، ۱۱۸/۲، حدیث: ۶۱۴

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ نمبر 152 پر فضائلِ صدقات کی احادیث ذکر فرما کر ان فضائل کو **مَدَنی پھولوں** کی صورت میں بیان فرماتے ہیں: ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو مسلمان اس عمل میں نیک نیت (اور) پاک مال سے شریک ہوں گے انہیں اللہ پاک کے کرم اور بارگاہِ رسالت سے **بے شمار فائدے** حاصل ہوں گے: چنانچہ

(1) صدقہ دینے والے اللہ پاک کی عطا سے بُری موت سے بچیں گے، (2) صدقہ دینے والوں پر ستّر (70) دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔ (3) صدقہ دینے والوں کی عُمریں زیادہ ہوں گی۔ (4) صدقہ دینے والوں کی گنتی بڑھے گی۔ (5) صدقہ دینے کی برکت سے رِزق کی کشادگی ہوگی، (6) صدقہ دینے کی برکت سے مال کی کثرت ہوگی، (7) صدقہ دینے کی عادت کی بَرَکت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے، (8) صدقہ دینے والے خیر و بَرَکت پائیں گے۔ (9) صدقہ دینے والوں سے آفتیں بلائیں دور ہوں گی، (10) صدقہ دینے کی برکت سے بُری قضا ٹلے گی، (11) صدقہ دینے کی بَرَکت سے ستّر (70) دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، (12) صدقہ دینے کی برکت سے ستّر (70) قسم کی بلا دُور ہوگی، (13) صدقہ دینے والوں کے شہر آباد ہوں گے، (14) صدقہ دینے کی بَرَکت سے شکستہ حالی دور ہوگی۔ (15) صدقہ دینے کی برکت سے خوفِ اندیشہ زائل اور اطمینانِ خاطر حاصل ہوگا۔ (16) صدقہ دینے کی برکت سے مددِ الٰہی شامل ہوگی۔ (17) صدقہ دینے والوں کے لئے رحمتِ الٰہی واجب ہوگی۔ (18) صدقہ دینے والوں پر فرشتے درود بھیجیں گے۔ (19) صدقہ دینے والے رضائے الٰہی کے کام کریں گے۔ (20) صدقہ دینے والوں سے غضبِ الٰہی زائل ہوگا۔ (21) صدقہ دینے والوں کے گناہ بخشے جائیں گے، صدقہ دینے والوں کے لئے مغفرت واجب ہوگی، صدقہ دینے والوں کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔ (22) صدقہ دینے والے غلام آزاد کرنے سے زیادہ اجر لیں گے، (23) صدقہ دینے والوں کے ٹیڑھے کام درست ہوں گے۔ (24) صدقہ دینے کی بَرَکت سے آپس میں مَحبّتیں بڑھیں گی، (25) صدقہ دینے کی بَرَکت سے

تھوڑے خرچ میں کثیر لوگوں کا پیٹ بھرے گا(26)اللہ پاک کی بارگاہ میں درجے بلند ہوں گے۔ (27)صدقہ دینے والے قیامت کے دن دوزخ سے امان میں رہیں گے،(28)صدقہ دینے والوں پر دوزخ کی آگ حرام ہوگی،(29)صدقہ دینے والے آخرت میں احسانِ الٰہی سے فائدہ اٹھائیں گے۔ (30)اللہ کریم نے چاہا تو صدقہ دینے والے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعلِ اقدس کے صدقے میں سب سے پہلے داخلِ جنّت ہوں گے۔ (فتاویٰ رضویہ،۲۳/ ۱۵۲ ملخصًا)

سُبْحٰنَ اللہ! آپ نے سنا کہ صدقہ دینا کتنا بہترین عمل ہے اور اس کی بَرَکت سے صدقہ دینے والوں کو دنیا و آخرت میں کیسی کیسی برکات حاصل ہوتی ہیں، لہٰذا جلدی کیجئے اور ان برکتوں کو حاصل کرنے کے لئے آپ بھی صدقہ و خیرات کرنے کو اپنا معمول بنالیجئے۔ **ممکن ہے** کسی کے ذہن میں یہ سُوال آئے کہ اگر ہم صدقہ و خیرات کرنا چاہیں تو کہاں دیں؟۔ایسوں کی رہنمائی کے لئے عرض ہے کہ اِدھر اُدھر جانے کے بجائے اپنے صدقاتِ واجبہ اور نافلہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قائم مدارس المدینہ اور جامعات المدینہ کو دیجئے کیونکہ عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو مَدَنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کے تحت قائم **جامعۃ المدینہ** (للبنین و للبنات)، **مدرسۃ المدینہ** (للبنین و للبنات) اور **مَدَنی چینل** کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں اربوں روپے میں ہیں۔ **جامعۃ المدینہ** (للبنین) کے ذریعے اب تک ہزاروں عُلمائے کرام تیّار ہوئے اور اپنی خدمات کو مختلف شعبہ جات میں پیش کرکے دِینِ اسلام کی سربُلندی میں اپنا حِصّہ شامل کیے ہوئے ہیں۔

عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو فِی سَبِیْلِ اللہ درست مخارج کے ساتھ تلاوتِ قرآنِ کریم سکھانے کے لئے **مدرسۃ المدینہ بالغان** اور **مدرسۃ المدینہ بالغات** جبکہ مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم دینے کے لئے **مدرسۃ المدینہ للبنین** اور **مدرسۃ المدینہ للبنات** قائم ہیں، جن مقامات پر قرآنِ کریم پڑھانے

والے آسانی سے دستیاب نہیں ہوتے وہاں **مدرسۃ المدینہ آن لائن** کا بھی سلسلہ ہے۔ کئی مدارسُ المدینہ میں مدنی مُنّوں کو رہائش و طعام کی سہولت بھی دستیاب ہے۔ غیر رہائشی مدارس المدینہ میں 8 گھنٹے ٹائمنگ ہے جبکہ 1 اور 2 گھنٹے کے جُزوقتی (Part Time) مدارسُ المدینہ بھی اپنی مَدَنی بہاریں لُٹا رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اس وَقْت **ملک و بیرونِ ملک** کم و بیش 2734 مدارس المدینہ قائم ہیں، جن میں تقریباً 128737 (ایک لاکھ اٹھائیس ہزار سات سو سینتیس) مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیاں تعلیم حاصل کرنے میں مشغول ہیں جبکہ اساتذہ سمیت کل مَدَنی عملے (اسٹاف) کی تعداد تقریباً 7268 (سات ہزار دو سو اڑسٹھ) ہے۔ اب تک کم و بیش 74329 (چوہتّر ہزار تین سو اُنتیس) مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیاں **حفظِ قرآن** جبکہ تقریباً 215882 (دو لاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو بیاسی) **ناظرہ قرآنِ پاک** پڑھنے کی سعادت پاچکے ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ آن لائن** میں دُنیا بھر سے تقریباً 7 **ہزار** طلبہ و طالبات پڑھ رہے ہیں۔ ان کو پڑھانے والوں کی تعداد تقریباً 633 جبکہ **مَدَنی عملے** وغیرہ کی تعداد تقریباً 140 ہے۔ **ملک و بیرونِ ملک** تقریباً 22768 **مدرسۃ المدینہ بالغان** اور ان میں پڑھنے والے تقریباً 140000 جبکہ 3307 مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے والیوں کی تعداد 38000 سے زائد ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! **ملک و بیرونِ ملک** (11 ممالک پاکستان، ہند، بنگلہ دیش، نیپال، سری لنکا، کینیا، موریشس، موزمبیق، ساؤتھ افریقہ، یوکے، یو ایس اے میں) جامعۃ المدینہ کی 526 **شاخیں** قائم ہیں، جن میں 42770 (بیالیس ہزار سات سو سَتّر) سے زائد طلبہ و طالبات **درسِ نظامی** (عالِم کورس) کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ 6871 (چھ ہزار آٹھ سو اِکہتّر) **طلبہ و طالبات درسِ نظامی مکمل** کر چکے ہیں۔

عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لیے زکوٰۃ و صدقات اور مَدَنی عطیات دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں اور دوستوں پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر ان سے بھی **مَدَنی عطیات** جمع کیجیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مِعراج کی رات نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جہاں جنت میں فرمانبردار بندوں پر ہونے والے اِنعاماتِ اِلٰہیہ کو دیکھا وہیں نافرمانوں پر ہونے والے مختلف قسم کے دردناک عذابات کو بھی ملاحظہ فرمایا، چنانچہ

لوگوں کی غیبت اور عیب جوئی کرنے والوں کا دردناک انجام

کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جن پر کچھ اَفراد مُقَرَّر تھے، اِن میں سے بعض افراد نے اُن لوگوں کے جَبڑے کھول رکھے تھے اور بعض دوسرے اَفراد اُن کا گوشت کاٹتے اور خون کے ساتھ ہی اُن کے منہ میں دھکیل دیتے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ لوگوں کی غیبتیں اور اُن کی عیب جوئی کرنے والے ہیں۔ (1)

رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوزخ میں کچھ ایسے لوگ بھی دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے والِدَین کو گالیاں دیتے تھے۔ (2)

اس رات نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے لوگوں کے پاس بھی تشریف لائے جن کے آگے اور پیچھے چیتھڑے لٹک رہے تھے اور وہ چار ٹانگوں والے جانوروں کی طرح چَرتے ہوئے کانٹوں والی گھاس، کانٹوں والا درخت اور جہنّم کے تپے ہوئے (گرم) پتھر نگل رہے تھے۔ نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

(1)...مسند الحارث، کتاب الایمان، باب ماجاء فی الاسراء، ۱/۱۷۲، حدیث:۲۷

(2)...الزواجر، کتاب النفقات علی الزوجات...الخ، الکبیرۃ الثانیۃ بعد الثلاثمائۃ، ۲/۱۲۵

وَسَلَّمَ نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہیں دیتے تھے، اللہ پاک نے اِن پر ظلم نہیں کیا اور اللہ پاک بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔ (1)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! غیبت کرنا، عیب کھولنا، والدین کو گالیاں دینا اور فرض ہو جانے کے باوجود زکوۃ نہ دینا کس قدر تباہی و بربادی والے کام ہیں۔ افسوس! ہمارے معاشرے میں یہ چاروں گناہ بہت زیادہ عام ہوتے جارہے ہیں اور اس کثرت سے ہو رہے ہیں کہ اللہ پاک کی پناہ، لہٰذا ان بُرے کاموں میں مشغول لوگوں کو چاہئے کہ وہ جلد از جلد ان بُرے کاموں کو چھوڑ کر سچی توبہ کرلیں ورنہ اگر یہ موقع ہاتھ سے نکل گیا اور توبہ سے پہلے ہی موت آگئی تو پھر ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ یاد رہے! دنیا کی زندگی چند دن کی ہے جبکہ آخرت کی زندگی ہمیشہ رہنے والی ہے۔ یقیناً کامیاب وہی ہے جو اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرکے اپنی آخرت سنوارنے میں لگا رہے۔ اللہ پاک اور رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا کے کام کرکے جنّت میں داخل ہو جائے۔ اللہ پاک پارہ 4، سُوْرَۂ اٰلِ عِمْرٰن کی آیت نمبر 185 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ (پ۴، آل عمران:۱۸۵)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: جسے آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔

تفسیر صراط الجنان جلد 2 صفحہ نمبر 112 پر لکھا ہے: اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا! قیامت میں حقیقی کامیابی یہ ہے کہ بندے کو جہنم سے نجات دے کر جنت میں داخل کر دیا جائے جبکہ دنیا میں کامیابی اپنی ذات میں کامیابی تو ہے لیکن اگر یہ کامیابی آخرت میں نقصان پہنچانے والی ہے تو حقیقت میں

---

(1)...الترغیب والترہیب، کتاب الصدقات، الترہیب من منع الزکاۃ...الخ، ص ۲۶۳، حدیث: ۱۵

یہ نقصان کا سبب ہے اور خصوصاً وہ لوگ کہ دنیا کی کامیابی کے لئے سب کچھ کریں اور آخرت کی کامیابی کیلئے کچھ نہ کریں وہ تو یقیناً نقصان ہی میں ہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ وہ ایسے اعمال کی طرف زیادہ توجہ دے اور ان کے لئے زیادہ کوشش کرے جن سے اسے حقیقی کامیابی نصیب ہو سکتی ہے اور ان اعمال سے بچے جو اس کی حقیقی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد